زِندگی کا کلام

حوالہ: خروج 34:28 تا35 آیت

''یعنی جُبّہ کے دامن کے پورے گھیر میں ایک سونے کی گھنٹی ہو اور اُس کے بعد انار۔ پھر ایک سونے کی گھنٹی ہو اور اُس کے بعد انارؔ۔ اِس جُبّہ کو ہارون خدمت کے وقت پہنا کرے تاکہ جب جب وہ پاک مقام کے اندر خُداوند کے حضور جائے یا وہاں سے نکلے تو اُس کی آواز سُنائی دے تا ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائےؔ۔''

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ خُداوند نے موسیٰ کو یہ ہدایات دیں کہ ہارون کے جُبے کے اُوپر گھنٹیاں لگائی جائیں تاکہ جب وہ چلے تو خُدا کے سب لوگ اِن گھنٹیوں کے بجنے کی آوازیں سُنیں تو وہ یہ جان جائیں کہ اُن کا سردار کاہن خُدا کے حضور اُن کے گُناہوں کے لئے معافی کی سفارش کر رہا ہے۔ ایسا اِس لئے کیا گیا تھا تاکہ لوگوں کو یہ احساس دلایا جائے کہ اُن کا سردار کاہن اُن کے لئے بہت بڑی برکت لے کر آ رہا ہے۔ دُعائیں کی جاتی تھیں۔ کفارے دیئے جاتے تھے۔شکرگزاریاں پیش کی جای تھیں اور اُن پر برکت دی جاتی تھی۔ تاکہ لوگ ہارون کی پرستش کرنا نہ شروع کر دیں۔ اِس لئے خُداوند نے ہدایت کی کہ وہ اپنے ماتھے پر سونے کی تختی پہنے جس پر لکھا ہو''خُداوند کے لئے مقدس۔'' تقریباً سولہ سو سال بعد میں زکریاہ نبی نے اِن گھنٹیوں کا ذکر کیا۔ اور اُس نے دیکھا کہ اِن گھنٹیوں کو گھوڑوں پر لگا کر پوری دُنیا میں گھمایا گیا اور اُس نے اُس وقت بھی دیکھا کہ اُن پر لکھا ہوا تھا''خُداوند کے لئے مقدس۔''

زکریاہ 20:14 آیت:

''اُس روز گھوڑوں کی گھنٹیوں پر مرقُوم ہو گا **خُداوند کے لئے** مقدس اور خُداوند کے گھر کی دیگیں مذبحہ کے پیالوں کی مانند مقدس ہوں گیؔ۔''

یہ اِس بات کا نشان تھا کہ تمام دُنیا کا سردار کاہن دُنیا میں ہمیشہ کے لئے آنے والا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اُس وقت واقعہ ہوا جب یسُوع مسیح ہمارا سردار کاہن بن گیا۔

اِس لئے ہم آج یہ گیت گاتے ہیں:

خوش خبری کی گھنٹیاں بج رہی ہیں۔ زمین سے زمین تک اور سمندر سے سمندر تک۔ مفت نجات کی بابرکت خبر۔ کیا وہ ہم تک بھی پہنچتی ہے؟

کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو

بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے۔ ہر اِتوار اور مختلف تہواروں پر جب چرچ کی گھنٹیاں بجتی ہیں یہ ہمارے لئے بھی توجہ کا باعث ہونا چاہیے اور ہمیں چوکنا ہونا چاہیے کہ ہمارا سردار کاہن ایک دفعہ پھر ہماری سفارش کرتا ہے۔ اُس نے ہمارے گُناہوں کے لئے کفارہ دیا تاکہ ہم پر فضل ہو تاکہ ہماری شکرگزاریاں قبول ہوں اور ہم پر بہت سی برکتیں نازل ہوں۔ اِن گھنٹیوں کے ذریعے ایک اور گھنٹی بجنے والی ہے۔ جس کو اپاسٹل یوحنا نے مکاشفہ 20:14 آیت میں دیکھا۔ زکریاہ کے وقت جس گھوڑے کو 500 سال بعد اپاسٹل یوحنا نے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا جس پر ایک وفادار اور برحق سوار بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے جو جُبہ پہنا ہوا تھا وہ خون میں ڈُوبا ہوا تھا اور اُسے جو نام دیا گیا تھا وہ تھا ''خُدا کا کلام''۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیں بھی اِن گھنٹیوں میں نکلنے والی آواز کو سُننا چاہیے۔ اُس موقعے میں حصہ لینا چاہیے جو ہماری زِندگیوں کو کلام کے مطابق چلاتا ہے اور کسی سزا کا خوف نہیں کرنا چاہیے

اپاسٹل یوحنا نے اُس کی پوشاک پر لکھے ہوئے نام کو دیکھا اور وہ الفاظ تھے ''بادشاہوں کا بادشاہ خُداوندوں کا خُداوند۔''

اگلی دفعہ جب اِن گھنٹیوں کی آواز کو سُنیں جو ہماری توجہ کو بُلانے کے لئے بجائی جاتی ہیں تو پھر تھوڑی دیر کے لئے مزید سوچیں کہ اُن کا ہماری زِندگیوں میں کیا مقصد ہے اور یاد کریں کہ ہمیں کس کی موجودگی میں بُلایا جا رہا ہے۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life — No.34 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: لوقا 9:2 تا 11 آیت

''اور خُداوند کا فرشتہ اُن کے پاس آ کھڑا ہوا اور خُداوند کا جلال اُن کے چوگرد چمکا اور وہ نہایت ڈر گئے۔ مگر فرشتہ نے اُن سے کہا ڈرو مت کیونکہ دیکھو مَیں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری اُمت کے واسطے ہو گی۔ کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خُداوند۔''

یہ خوش خبری صرف اُن چرواہوں کے لئے نہیں تھی جو رات کے وقت میدان میں رہ کر اپنے گلے کی رکھوالی کر رہے تھے۔ یہ سب لوگوں کے لئے خوشیاں لائی تھی۔ جب بیت الحم میں اُن چرواہوں نے تصدیق کر لی تو خُدا کے فرشتوں نے اُن کو صاف صاف بتا دیا کہ اَب اُنہوں نے خاموش نہیں رہنا۔ خُدا کی حمد و تمجید کرتے ہوئے وہ اُس پاک جگہ سے روانہ ہوئے تو

اُنہوں نے وہ بات جو اُس لڑکے کی بابت کہی گئی تھی مشہور کی۔

لوقا 16:2 تا 20 آیت:

''پس اُنہوں نے جلدی سے جا کر مریم اور یوسف کو دیکھا اور اُس بچہ کو چرنی میں پڑا پایا۔ اور اُنہیں دیکھ کر وہ بات جو اُس لڑکے کے حق میں اُن سے کہی گئی تھی مشہور کی۔ اور سب سُننے والوں نے اِن باتوں پر جو چرواہوں نے اُن سے کہیں تعجب کیا۔ مگر مریم اِن سب باتوں کو اپنے دِل میں رکھ کر غور کرتی رہی۔ اور چرواہے جیسا اُن سے کہا گیا تھا ویسا ہی سب کچھ سُن کر اور دیکھ کر خُدا کی تمجید اور حمد کرتے ہوئے لوٹ گئے۔''

اُنہوں نے جو کچھ دیکھا تھا اُس کی گواہی دی اِسرائیل کے لوگوں کو کہ مسیح بچے کی صورت میں پیدا ہو چکا ہے اِس لئے اُنہیں اِس نجات دینے والے کو ماننا ہے جو کہ اپنے تمام برگزیدہ لوگوں کا خُداوند ہے۔

میکاہ: 2:5 آیت:

''لیکن اَے بیت الحم اِفراتاہ اگرچہ تُو یہودا کے ہزاروں میں شامل ہونے کے لئے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے ایک شخص نکلے گا اور میرے حضور اِسرائیل کا حاکم ہوگا اور اُس کا مصدر زمانۂ سابق ہاں قدیم الایام سے ہے۔''

وہ رُوحیں جو برّے کی دُولہن کے لئے تیار کی جا رہی ہیں وہ لوگ ہیں جو ذریعہ نجات ہیں اور جب دُولہا واپس آئے گا وہ اُنہیں اُن کی وفاداری کا اِنعام دے گا اور اُنہیں اِیمان کا تاج دے گا۔

وہ زِندگیاں جو اُس کی دُولہن کے لئے تیار کی جا رہی ہیں اپنی آزمائشوں اور مُشکلات میں تسلی کے یہ اِلفاظ سُنتی ہیں: ''ڈرو مت کیونکہ مَیں نے تمہیں بچا لیا ہے۔ مَیں تمھیں نام بنام بُلا تا ہوں کیونکہ تم میرے ہو۔'' (یسعیاہ 14:36 آیت)

آیئے چرواہوں کے مقابلے میں اپنے آپ کو کمتر نہ سمجھیں جنہوں نے اُس کی پیدائش کی تصدیق کی۔ ہم اُس سے بڑی بات کی تصدیق کریں گے کہ بادشاہوں کا بادشاہ جلد آنے والا ہے۔ کیونکہ خُدا کے رُوح نے ہمیں یہ بتایا ہے۔ یہ خُدا کے لوگوں کے لئے ناقابل بیان خوشی کا دِن ہو گا۔ یہ یقین دہانی کرسمس کی سب سے بڑی خوش خبری ہے۔

بشپ ایڈون ریاض

کینیڈا، یو ایس اے

زِندگی کا کلام

حوالہ: 1- یوحنا 16:3 تا 18 آیت

''ہم نے محبت کو اِسی سے جانا ہے کہ اُس نے ہمارے واسطے اپنی جان دے دی اور ہم پر بھی بھائیوں کے واسطے جان دینا فرض ہے۔ جس کسی کے پاس دُنیا کا مال ہو وہ اپنے بھائی کو محتاج دیکھ کر رحم کرنے میں دریغ کرے تو اُس میں خُدا کی محبت کیوں کر قائم رہ سکتی ہے؟۔ اَے بچو! ہم کلام اور زبان ہی سے نہیں بلکہ کام اور سچائی کے ذریعے سے بھی محبت کریں۔

اِس تعلیم کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل میں ایک دِل کو ہلا دینے والی سچی کہانی بیان کی جاتی ہے جو کہ حال ہی میں ایک اخبار میں شائع ہوئی۔

شکاگو کے شہر میں ایک ٹھنڈی اور سیاہ رات کو دُھند کا اندھیرا ہو رہا تھا۔ ایک چھوٹا سا لڑکا کونے میں کھڑا اخبار بیچ رہا تھا۔ لوگ ٹھنڈ میں اندر باہر آ جا رہے تھے۔ چھوٹے لڑکے کو اِتنی ٹھنڈ لگ رہی تھی کہ وہ اور زیادہ اخبار نہیں بیچ سکتا تھا۔ وہ ایک پولیس آفیسر کے پاس آیا اور کہا: ''جناب! کیا آپ کوئی ایسی جگہ جانتے ہیں جہاں یہ غریب لڑکا کوئی گرم جگہ حاصل کر سکے تا کہ وہ رات گزار سکے۔ آپ دیکھیں میں اُس کونے میں لگے ہوئے بکس کے اندر سوتا ہوں اور وہاں بلا کی ٹھنڈ ہے اور رات کیسے گزرے گی۔''

''یقیناً قیام کرنے کے لئے کوئی جگہ مل جائے گی۔''

پولیس آفیسر نے چھوٹے لڑکے کی طرف دیکھا اور کہا: ''تم گلی میں اُس سفید گھر کی طرف جاؤ اور دروازہ کھٹکھٹاؤ۔ جب وہ دروازے سے باہر آئیں تو تم صرف کہنا: یوحنا 16:3 آیت اور وہ تمہیں اندر داخل کرلیں گے۔''

اُس نے ایسا ہی کیا۔ وہ دروازے پر چل کر چلا گیا اور ایک عورت نے اُس کو جواب دیا۔ اُس نے اُوپر دیکھا اور کہا یوحنا 16:3۔ عورت نے کہا: ''بیٹا اندر آؤ۔'' اُس نے اُس کو اندر کر لیا اور اُسے ایک بڑی آتش دان کے پاس بٹھا دیا اور پھر وہ چلی گئی۔

وہ تھوڑی دیر کے لئے وہاں بیٹھا اور پھر سوچا، یوحنا 16:3 آیت میں اِس کو مَیں سمجھا نہیں۔ لیکن یقیناً اِس نے ٹھنڈ سے بھرے ہوئے لڑکے کو گرم کر دیا۔ بعد میں وہ عورت واپس آئی اور اُس سے پوچھا: ''کیا تم بھوکے ہو؟'' اُس نے کہا: ''ہاں تھوڑا سا۔ میں نے کئی دِنوں سے کھانا نہیں کھایا۔ اور مَیں سوچتا ہوں کہ تھوڑا بہت کھانا کھا لوں۔''

عورت اُسے کچن میں لے گئی اور میز پر بٹھا کر اُسے شان دار کھانا کھلایا۔ وہ کھاتا گیا۔ کھاتا گیا۔ جب تک کہ وہ اور زیادہ نہ کھا سکا۔

پھر اُس نے پوچھا کہ یوحنا 16:3 آیت کو تو ٗمیں نہیں سمجھ سکا لیکن اُس نے مجھے کھانا کھلایا اور میرا پیٹ بھر گیا۔

وہ اُسے اُوپر سیڑھیوں کے ذریعے غسل خانہ میں لے گئی۔ جہاں گرم پانی سے ٹب بھرا ہوا تھا۔ وہ اُس میں بیٹھا اور تھوڑی دیر کے لئے اپنے آپ کو گرم کیا۔ جیسے جیسے وہ گرم ہو رہا تھا اُسے یاد آیا یوحنا 16:3 آیت مَیں اِسے بالکل نہیں سمجھ پایا مگر اِس نے مجھ جیسے گندے لڑکے کو صاف کر دیا۔

''آپ جانتے ہیں کہ مَیں اپنی پوری زِندگی کبھی نہیں نہایا۔ مَیں صرف ایک ہی دفعہ نہایا ہوں گا جب پرانے آگ بجھانے والے ٹینک نے پانی خارج کرنے کے لئے اپنا نل کھولا۔''

پھر وہ عورت آئی اور اُس کو اُوپر کمرے میں لے گئی۔ اور بڑے سے پروں کے بستر پر اُسے لِٹا دیا اور اُس کی گردن تک اُس پر چادر دے دی۔ اور چوم کر اُسے شب بخیر کہا اور بتیاں بُجھا دیں۔

جیسے وہ اندھیرے میں لیٹا ہوا تھا اور اُس نے باہر کھڑکی میں سے دیکھا کہ اُس ٹھنڈی رات برف باری بھی ہوئی۔ پھر اُس نے سوچا یوحنا 16:3 آیت مَیں اِس کو سمجھ نہیں سکتا۔ مگر اِسی نے یقیناً ایک تھکے ہوئے لڑکے کو آرام بخشا۔

اگلی صبح پھر وہ واپس آئی اور دُوبارہ اُسے نیچے لے کر گئی۔ میز بہت سے کھانوں سے بھرا ہوا تھا۔ جب وہ کھا چکا تو وہ دُوبارہ اُسے نیچے والے کمرے میں لے کر گئی اور اُسے آتش دان کے قریب بٹھایا۔ اُس نے ایک پرانی بڑی سی بائبل نکالی اور اُس کے سامنے اُس میں سے یوحنا 16:3 آیت پڑھی۔ ''کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے۔''

پھر اُس نے اُس سے پوچھا کیا اَب وہ اِس کو سمجھتا ہے؟

اُس نے کہا نہیں ماں جی مَیں نہیں سمجھتا۔ مَیں نے تو پہلی دفعہ اِس کے متعلق سُنا۔ جب اُس پولیس آفیسر نے مجھے اِس کو اِستعمال کرنے کے لئے کہا۔ اُس نے بائبل میں سے یوحنا 16:3 آیت نکالی اور اُس نے اُس کو یسُوع کے متعلق بتانا شروع کیا۔ وہ وہاں بیٹھ گیا اُس نے سوچا کہ یوحنا 16:3 آیت کو تو نہیں سمجھتا لیکن یقیناً اُس نے ایک گمراہ لڑکے کو محفوظ کر دیا۔ بعد میں یہی لڑکا چرچ میں ایک بہت طاقت ور اُستاد بن گیا۔

اگر ہم سب اِیمان داری سے دیکھیں تو ہم بھی خُدا کی محبت کو سمجھنے میں مُشکل محسوس کرتے ہیں کہ کس طرح اُس نے ہمارے لئے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا اور کس طرح یسُوع ہمارے لئے ایسا کرنے کے لئے راضی ہوا۔

ہمارے لئے اِس کو سمجھنا آسان نہیں لیکن یہ یقیناً ہماری زِندگی کو گزارنے کے قابل ہے۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: اعمال 9:1 آیت

''یہ کہہ کر وہ اُن کے دیکھتے دیکھتے اُوپر اُٹھا لیا گیا اور بدلی نے اُسے اُن کی نظروں سے چھُپا لیا۔''

بنی ڈکٹ 16 (Benedikt xvi) لکھتا ہے کہ ''ہمارے لئے جس نے ہمیشہ خُدا کے مسیحی تصور کو ہی دیکھا ہے وہ اُمید کی حقیقی قبولیت کے متعلق مختلف خیالات رکھتا ہے اور خُدا سے حقیقی مُلاقات کو بمشکل سے دیکھ سکتا ہے۔

کیا یہ میری طرف سے ایک جھوٹا اعلان ہے یا خوف ناک حقیقت؟

کیا اُمید کی قبولیت ایک ایسی حقیقت ہے جسے دیکھا جا سکے اور خُدا سے مُلاقات کی جا سکے۔

یہ ایک حقیقت ہے میں خُدا کے ساتھ حقیقی مُلاقات کو کیسے دیکھتا ہوں؟

یسُوع کے زِندہ ہونے کے بعد شاگردوں نے کیا تجربہ حاصل کیا؟

اعمال 3:1 آیت میں ہم پڑھتے ہیں:

''اُس نے دُکھ سہنے کے بعد بہت سے ثبوتوں سے اپنے آپ کو اُن پر زِندہ ظاہر بھی کیا۔ چنانچہ وہ چالیس دِن تک اُنہیں نظر آتا اور خُدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا رہا۔''

یسُوع نے اپنے شاگردوں کو یہ بتایا کہ وہ رُوح القدس سے بپتسمہ پائیں گے اور اُنہیں رُوح القدس کی طاقت دی جائے گی جو اُن پر نازل ہوگا اور اُن پر ٹھہرے گا اور وہ اُس کے گواہ ہوں گے۔

(اعمال 5:1 تا 8 آیت) یہ ایک ناگزیر چار کونوں والا عمل ہے۔ رُوح القدس کی طاقت سے ہم اُس کے گواہ بنتے ہیں۔ دوسری طرف ہمیں یہ احساس کرنا چاہیے کہ اگر ہم گواہی نہیں دیتے تو ہم میں رُوح القدس نہیں ہے۔ خود پر تنقید کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر روز کیا مَیں یسُوع کی توقعات کے مطابق زِندگی گزارتا ہوں جو کہ موجود ہے۔ اُس کی موجودگی کا تجربہ کیا اِس خواہش کو ظاہر کرتا ہے کہ ہم اُس کے اور قریب ہوں۔

لوتھر کہتا ہے: ''ایمان مجھے یسُوع کے اِتنا قریب کر دیتا ہے کہ شاید ہی کوئی خاوند اپنی بیوی کے قریب ہوا ہو۔'' اِس لئے اِیمان کی تعلیم مناسب طور پر ہونی چاہیے تاکہ اِس اِیمان کی وجہ سے آپ بھی مسیح کے ساتھ مُتحد اور پیوستہ ہو سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ ایک ہی شخصیت بن جاتے ہیں۔

آیئے دیکھیں کہ حقیقت میں ہوتا کیا ہے؟

تقریباً دو ہزار سال ہوئے یسُوع کو حقیقت میں آسمان پر اُٹھا لیا گیا اور بدلی نے اُسے اُن کی آنکھوں کے سامنے چھُپا لیا۔ اُس وقت سے وہ جا چُکا ہے۔ وہ اپنے باپ کے پاس ہے۔ اُس سے رابطہ رُوح القدس کے وسیلے سے کیا جا سکتا ہے۔ اُس کے بغیر یسُوع کے ساتھ مُلاقات ناممکن ہے۔ ہم اُس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتے اور نہ ہی کانوں میں اُس کی آواز آسکتی ہے۔

اُس کو براہِ راست اُس کے جلال میں نہیں دیکھ سکتے۔ صرف تصورات ہیں۔ تجربات ہیں اور موجودگی ہے۔

کیا ہم سوچتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی متبادل عبادت، دُعا اور عقیدت کرنے کے لئے ہے۔ بائبل مقدس ہے۔ کیا ہم اِن چیزوں سے خوش ہیں۔ اگر ہم سوچتے ہیں کہ یسُوع کے ساتھ ہمارا موجودہ تعلق اور رشتہ ناگزیر نہیں ہے کہ ہم اُس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ قریبی تعلق رکھ سکیں اور ہم اِس خواہش کا اِظہار کریں کہ ''اَے خُداوند یسُوع تُو میری زِندگی میں میرے قریب آ۔ تُو مکمل طور پر میری زِندگی میں آ۔ مجھے اپنے آپ کو دِکھا۔ اَے خُداوند مجھے اپنے آپ کو چھُونے دے۔ مجھے اپنی آواز سُننے دے۔'' مَیں اِس بات کا قائل ہوں کہ میری یہ درخواست میری زِندگی کو تبدیل کر دے گی اور یسُوع کو ملنے کی حقیقی خواہش پیدا ہو گی اور یسُوع کے ساتھ مُلاقات بطور ہماری اُمید کے ہمیشہ قائم رہے گی اور اِسی دُنیا میں یہ میرے وسیلے سے آئے گی۔ یسُوع سے مُلاقات ابھی ہماری اُمید ہے۔ اِسی لئے تبدیل شدہ مسیحی خُداوند کے آسمان پر جانے سے لے کر اَب تک یہ اُمید کرتے ہیں یعنی ماراناتھا (MARANATHA) اَے خُداوند یسُوع جلد آ! کیونکہ ہم آسمان پر جانے والے یسُوع سے شخصی مُلاقات کرنا چاہتے ہیں۔ ہم قبل از وقت یہ اُمید کرتے ہیں کہ وہ آئے گا اور قبل از وقت اُس کی طاقت اور جلال ظاہر ہوگا اور ہم خواہش کرتے ہیں کہ وہ جلد ظاہر ہو گا!

آج اِس بات کو دریافت کرنا بہت ضروری ہے کہ یسُوع مسیح کسی پرائیویٹ کمپنی کا اِیمان نہیں ہے یا یہ کہ وہ ایک معروضی تعلیم رکھتا ہے بلکہ یہ کہ وہ حقیقت میں ایک شخص تھا جو تاریخ میں ظاہر ہوا اور جو ہر ایک کی زِندگی کو تبدیل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ یہ بھی بنی ڈکٹ Benedikt Xvi نے لکھا۔ زِندگیوں کو تبدیل کرے گا مگر کیسے؟ تاکہ میں اُس خاص واقعہ کی راہ پر چڑھ جاؤں۔ 1874ء میں لکھے گئے ایک گیت میں مسیحی یہ گایا کرتے تھے:

''اپنا ہاتھ مجھے دے۔ مَیں اپنا ہاتھ تجھے دیتا ہوں۔''

خاص پیغام یہ ہے کہ ہم آسمان کی طرف سفر کر رہے ہیں۔ تنگ راستے میں سے گزرنے کا یہی مقصد ہے۔

ڈر یہ ہے کہ ہم بچوں جیسے معصوم اِیمان پر قائم رہیں گے یا نہیں۔ خوشی یہ ہے کہ ہم اپنی زِندگیوں کو خُداوند کے لئے مخصوص کریں اور عزت اِس میں ہے کہ ہم خُدا سے پیدا ہوئے ہیں۔

گیت نمبر 423 ہاں پر زور دیا گیا ہے کہ ہم اپنے راستے پر ثابت قدم رہیں اور خُداوند سے ملے رہیں اور آگے بڑھیں۔ اِس لئے ہمیں دوسروں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے کہ وہ ہمارے ساتھ شریک ہوں۔ اُن کا تعارف کروائیں کیونکہ رُوح

القدس کی طاقت اُن کی مدد کرے گی۔ اور اِس خواہش کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ یسُوع آنے والا ہے کیا کوئی وجہ ہے کہ کلیسیا ئیں ختم ہوجاتی ہیں شخصی اِیمان کم سے کم ہوتا جا رہا ہے اور اَب مسیحیوں کی زِندگیوں میں بہت تھوڑی خوشی ہے کیونکہ وہ اپنی خوشیوں کو یسُوع مسیح کے ساتھ نہیں جوڑتے۔ آئیں ہم زِندہ آسمان پر جانے والے یسُوع کے ساتھ رہیں۔ وہ آپ کی اور دوسروں کی زِندگی کو تبدیل کرتا ہے۔

اپاسٹل گرڈ لوز

جرمنی

Word of Life No.37 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: 1-کرنتھیوں 20:15 تا 23 آیت

''لیکن فی الواقع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور جو سو گئے ہیں اُن میں پہلا پھل ہوا۔ کیونکہ جب آدمی کے سبب سے موت آئی تو آدمی ہی کے سبب سے مُردوں کی قیامت بھی آئی۔ اور جیسے آدم میں سب مرتے ہیں ویسے ہی مسیح میں سب زِندہ کئے جائیں گے۔ لیکن ہر ایک اپنی اپنی باری سے پہلا پھل مسیح۔ پھر مسیح کے آنے پر اُس کے لوگ۔''

ہمیں کبھی بھی یہ شک نہیں کرنا چاہیے کہ بدن کی قیامت ہوگی اور یہ اِس لئے واقع ہوگا کہ اُن کے اندر مسیح کی طاقت ہے یعنی رُوح القدس کی طاقت جو ہمارے اندر رہنی چاہیے کیونکہ صرف یہی وہ طاقت ہے جو ہمیں قبر سے باہر لائے گی۔ حزقی ایل نبی نے بڑی وضاحت سے اِس کو دِکھایا ہے۔

حزقی ایل 1:37 تا 10 آیت:

''خُداوند کا ہاتھ مجھ پر تھا اور اُس نے مجھے اپنی رُوح میں اُٹھا لیا اور اُس وادی میں جو ہڈّیوں سے پُر تھی مجھے اُتار دیا۔ اور مجھے اُن کے آس پاس چوگرد پھرایا اور دیکھ وہ وادی کے میدان میں بکثرت اور نہایت سُوکھی تھیں۔ اور اُس نے مجھے فرمایا اَے آدمزاد کیا یہ ہڈّیاں زِندہ ہوسکتی ہیں؟ مَیں نے جواب دیا اَے خُداوند خدا تُو ہی جانتا ہے۔ پھر اُس نے مجھے فرمایا تُو اِن ہڈّیوں پر نبوت کر اور اِن سے کہہ اَے سُوکھی ہڈّیو خُداوند کا کلام سُنو۔ خُداوند خُدا اِن ہڈّیوں کو یوں فرماتا ہے کہ مَیں تمہارے اندر رُوح ڈالوں گا اور تم زِندہ ہو جاؤ گی۔ اور تم پر

نسیں پھیلاؤں گا اور گوشت چڑھاؤں گا اور تم کو چمڑہ پہناؤں گا اور تم میں دَم پھونکوں گا اور تم زِندہ ہوگی اور جانو گی کہ مَیں خُداوند ہوں۔ پس مَیں نے حُکم کے مطابق نبوت کی اور جب مَیں نبوت کر رہا تھا تو ایک شور ہوا اور دیکھ زلزلہ آیا اور ہڈّیاں آپس میں مِل گئیں۔ ہر ایک ہڈّی اپنی ہڈّی سے۔ اور مَیں نے نِگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ نسیں اور گوشت اُن پر چڑھ آئے اور اُن پر چمڑے کی پوشش ہوگئی۔ پر اُن میں دَم نہ تھا۔ تب اُس نے مجھے فرمایا کہ نبوت کر۔ تُو ہوا سے نبوت کر اَے آدم زاد اور ہوا سے کہہ خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے کہ اَے دم تُو چاروں طرف سے آ اور اِن مقتولوں پر پھُونک کہ زِندہ ہو جائیں۔ پس مَیں نے حُکم کے مطابق نبوت کی اور اُن میں دَم آیا اور وہ زِندہ ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑی ہوئیں۔ ایک نہایت بڑا لشکر۔''

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ چرچ عیدِ قیامت کی پشینگوئی کر سکتا ہے۔ یہ اِس بات کی یقین دہانی کرا سکتا ہے کہ ہمارے بدن زِندہ کئے جائیں گے اور ہر چیز کو اُس جگہ رکھا جائے گا جہاں کے لئے وہ ضروری ہے۔ اور اِیمان دار اپنے دِلوں میں اِس کو واقعہ ہوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں لیکن چرچ میں کوئی بھی شخص اور نہ ہی کوئی زِندہ اِنسان اُن میں زِندگی کا دَم پھُونک سکتا ہے۔ ہمیں ہوا کو بُلانا پڑے گا جو کہ رُوح القدس ہے اور رُوحانی ہوا جسے اِس دُنیا میں رہنا ہے اور ہمارے اندر بسنا ہے اور زِندہ رہنا ہے۔ قبر میں سے اُن کا جی اُٹھنا اِسی طاقت کے ذریعے ہے۔ اِس لئے چاہیے کہ ہمیں اپنے بدنوں کو ہر وقت رُوح القدس کی سکونت کی جگہ بنانا چاہیے اِسی لئے ہماری زِندگیوں میں توبہ اور گُناہوں کی معافی کی ضرورت ہے۔ اِس قیامت کا مقصد کیا ہے؟ ہم یہ پوچھ سکتے ہیں۔ ہمارے خُداوند نے نیکدیمس سے بات کرتے ہوئے فرمایا:

یوحنا 3:1 تا 8 آیت:

''فریسیوں میں سے ایک شخص نیکدیمُس نام یہودیوں کا ایک سردار تھا۔ اُس نے رات کو یسُوع کے پاس آ کر اُس سے کہا اَے ربی ہم جانتے ہیں کہ تُو خُدا کی طرف سے اُستاد ہو کر آیا ہے کیونکہ جو معجزے تُو دِکھاتا ہے کوئی شخص نہیں دِکھا سکتا جب تک خُدا اُس کے ساتھ نہ ہو۔ یسُوع نے جواب میں اُس سے کہا مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سِرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔ نیکدیمُس نے اُس سے کہا آدمی جب بُوڑھا ہو گیا تو کیوں کر پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ دُوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہو کر پیدا ہو سکتا ہے؟۔ یسُوع نے جواب دیا کہ مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں جب تک کوئی آدمی پانی اور رُوح سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے اور جو رُوح

سے پیدا ہوا ہے رُوح ہے۔ تعجب نہ کر مَیں نے تجھ سے کہا تمہیں نئے سِر ے سے پیدا
ہونا ضرور ہے۔ ہوا جِدھر چاہتی ہے چلتی ہے اور تُو اُس کی آواز سُنتا ہے مگرنہیں جانتا
کہ وہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے۔ جو کہ رُوح سے پیدا ہوا ایسا ہی ہے۔''

اِس سب کچھ کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں مسیح میں دُوبارہ پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔جسم اِس کو حاصل نہیں کر سکتا۔ ہم اِس کے علاوہ کچھ نہیں کرسکتے کہ ہم رُوح القدس اور پانی سے پیدا ہوں اور شکل وصورت کو بدلیں۔ ایک دفعہ پھر ہم مسیح کے قول کے مطابق اُس ہوا یعنی رُوح القدس کوحاصل کریں کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ وہ کدھر کو چلتی ہے اور کدھر سے آتی ہے اور جب ہمیں قبر سے زِندہ کیاجائے گا تو ہماری رُوح اور جان دُوبارہ ہمارے جسموں میں ڈالی جائیں گی۔ پھر ہم رُوح اور پانی سے پیدا ہوتے ہیں اور پھر ہم مسیح کی مانند ہو جائیں گے یعنی پہلے رُوح اور پھر جسم۔ یہ کوئی خواب نہیں ہے۔ یہ خُدا کی حقیقت اور سچائی ہے۔

آیئے ہم سب اِس اِیمان میں اِکٹھے قائم ہو جائیں اور ہمیشہ رُوح القدس کو موقعہ دیں کہ وہ ہمارے اندر کام کرے۔

زبور 11:51 آیت:

''مجھے اپنے حضور سے خارج نہ کر
اوراپنی پاک رُوح کو مجھ سے جُدا نہ کر

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.38 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: زبور 3:138 آیت

''جس دِن مَیں نے تجھ سے دُعا کی تُو نے مجھے جواب دیا
اور میری جان کوتقویت دے کر میرا حوصلہ بڑھایا۔''

آج بھی ہم دُعا کی مدد کا تجربہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ دُعا ہماری زِندگی کے لئے آرام، سکون، اِطمینان اور طاقت مُہیا کرتی ہے۔ دُعا تبدیلی بھی لاتی ہے۔کم از کم اِس لحاظ سے کہ ہم اُس بوجھ کو آسانی سے برداشت کرسکیں جس کو ہمارے اُوپر ڈال دیا گیاہے۔ یہ ضروری ہے کہ ہم یہ سمجھیں کہ خُدا اُس وقت ہماری مدد کرتا ہے جب وہ ضروری سمجھتا ہے۔

ہمارا آسمانی باپ غالبًا ہماری ساری دُعاؤں اور درخواستوں کو پورانہیں کرتا کیونکہ اِن میں سے کچھ زِندگی کی بلاغت کے

لئے ضروری ہوتی ہیں یا پھر کچھ ایسی ہوتی ہیں کہ اُن کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔ پھر بھی ہر دُعا بوجھ کو آسان کرتی ہے جسے ہم کو برداشت کرنا ہوتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ہم اُن جوابات کو پہچانیں جو خُدا مُہیا کرتا ہے۔ ہمیں خُدا اور اُس کے کاموں کے متعلق پُرجوش ہونا چاہیے جو لگاتار ثابت قدمی سے دُعا میں لگے رہتے ہیں وہ آسمان کی قوتوں کو ہلا دیتے ہیں اور صحیح وقت پر اُن کی دُعائیں سُن لی جاتی ہیں اور اُن کا جواب دیا جاتا ہے۔

جو خُدا باپ اور بیٹے سے محبت کرتے ہیں اُن کے پاس اُمید ہے اور وہ صبر کرتے اور دُعا کرتے ہیں۔

پولوس رسول بیان کرتا ہے کہ اِس محبت کو رُوح القدس کے وسیلے ہمارے دِلوں میں ڈال دیا گیا ہے۔

رومیوں 5:5 آیت:

''اور اُمید سے شرمندگی حاصل نہیں ہوتی کیونکہ رُوح القدس جو ہم کو بخشا گیا
ہے اُس کے وسیلہ سے خُدا کی محبت ہمارے دِلوں میں ڈالی گئی ہے؀''

اِس لئے ہمارے پاس خوبصورت، پاک اور مقدس بنیاد ہے کہ ہم اُس محبت کا سرگرمی سے مظاہرہ کریں۔ محبت اِس بات پر بھی زور دیتی ہے کہ ہم وفادار رہیں۔ یہ ہمیں اِس قابل بنائے گی کہ ہم اُس تاج کو حاصل کریں۔

مکاشفہ 10:2 آیت:

''جو دُکھ تجھے سہنے ہوں گے اُن سے خوف نہ کر۔ دیکھو ابلیس تم میں سے بعض
کو قید میں ڈالنے کو ہے تا کہ تمہاری آزمائش ہو اور دس دِن تک مصیبت اُٹھاؤ گے۔
جان دینے تک بھی وفادار رہ تو مَیں تجھے زِندگی کا تاج دوں گا؀''

ہمارا حوالہ مزید بیان کرتا ہے اور ہماری زِندگی کے لئے ہم کو طاقت بخشتا ہے۔ خُدا جو ہمارا آسمانی باپ ہے وہ ہمارے لئے طاقت کے بہت سے سرچشمے رکھتا ہے۔ اِس میں اُس کا کلام بھی شامل ہے جو طاقت کا زبردست سرچشمہ ہے۔ اور پھر اُس کا فضل ہے جو ہمیں معافی کے ذریعے طاقت دیتا ہے۔ پھر پاک شراکت ہے جو ہماری زِندگی کے لئے طاقت کو محفوظ رکھتی ہے۔

یوحنا 53:6 تا 56 آیت:

''یسُوع نے اُن سے کہا مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تم ابنِ آدم کا
گوشت نہ کھاؤ اور اُس کا خون نہ پیو تم میں زِندگی نہیں؀ جو میرا گوشت کھاتا اور میرا
خُون پیتا ہے ہمیشہ کی زِندگی اُس کی ہے اور مَیں اُسے آخری دِن پھر زِندہ کروں گا؀
کیونکہ میرا گوشت فی الحقیقت کھانے کی چیز اور میرا خُون فی الحقیقت پینے کی چیز ہے؀
جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خُون پیتا ہے وہ مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں؀''

اور جس کے وسیلہ سے ہم خُدا کے بچوں کے ساتھ رفاقت کا تجربہ کرتے ہیں اور یسُوع مسیح کا اِطمینان حاصل کرتے

ہیں جو کہ ہمارا ملاپ کراتا ہے۔

ہمیں رُوح القدس کے وسیلے سے آرام ملتا ہے اور اِس بات کی ضمانت ملتی ہے کہ ہم خُدا کی محبت میں محفوظ ہیں۔ اور ہمیشہ کی زِندگی کاعلم حاصل ہوتا ہے اور اِس یقین کے ساتھ ہمیں برکتوں کی کثرت ملتی ہے۔

پھربھی ہمیں طاقت کے اِن وسیلوں کو اِستعمال کرنا چاہیے جو کہ اَبدی خُدا کی طرف سے ہم کو ملتے ہیں۔ہمیں کھلے دِل اور زبردست خواہش کے ساتھ اُن کو قبول کرنا چاہیے تا کہ ہمارا باطن پاک ہو کیونکہ 1-پطرس 16:1 آیت میں لکھا ہے:

''کیونکہ لکھا ہے کہ پاک ہو اِس لئے کہ مَیں پاک ہوں۔''

یہ پاکیزگی اُن کے لئے ممکن ہے جو اِیمان کے ساتھ اور تجربے کے ساتھ زِندگی گزارتے ہیں اور خُدا باپ کی بادشاہت کو قبول کرتے ہیں۔

بشپ ونود بیدی والا

انڈیا

Word of Life — No.39 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: 2-کرنتھیوں 17:5 آیت

''اِس لئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پُرانی چیزیں جاتی رہیں۔
دیکھو وہ نئی ہو گئیں۔''

جیسے ہی ہم 2016 کی آخری عبادت کے لئے اِکٹھے ہوتے ہیں تا کہ اُس کی شکرگزاری کریں اور آئندہ کے لئے ایک نیا عہد باندھیں تو ہمارا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جو سب سے اعلیٰ اور بزرگ و برتر لوگ ہیں اور اُس کے فضل کو فوری طور پر قبول کرتے اور اُس کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ہم خُدا کے فرزند ہیں اور اِس بات کا شخصی تجربہ رکھتے ہیں کہ خُدا کا کلام سچائی ہے جیسا کہ ہمارے گیت میں بھی کہا گیا ہے:

''جب سب چیزیں ناکام ہو جاتی ہیں تو خُدا کا سایہ ہمارے اُوپر ہے۔
وہ ہمیں تاریک وادیوں میں سے بھی نکال لاتا ہے۔''

اُس کا شکر ہو۔لیکن پھر بھی کچھ لوگ ہیں جو اِس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ خراب حالات کی وجہ سے وہ تباہ ہو جائیں گے۔ مایوسی کی حالت میں وہ شاگردوں کی طرح چیخ کر کہتے ہیں (مرقس 38:4 آیت) ''کیا تجھے فکر نہیں کہ ہم ہلاک ہوئے

جاتے ہیں؟'' مگر یہ مضبوط مددگار اُن کو بھولا نہیں تھا۔ یہاں تک کہ ہمارے درمیان وہ لوگ بھی ہیں جو تباہ ہونے کے قریب تھے خُدا نے صلیب پر اُن کی مناسب وقت پر مدد کی۔

صلیب کا بوجھ کبھی بھی خوش گوار نہیں ہوتا۔ لیکن ایسے لوگوں کو اُس کو اُٹھانا پڑتا ہے یہ ثابت کرنے کے لئے (1-پطرس 6:1 تا 7 آیت)

''اس سبب سے تم خوشی مناتے ہو۔ اگرچہ اَب چند روز کے لئے ضرورت کی وجہ سے طرح طرح کی آزمائشوں کے سبب سے غمزدہ ہو۔ اور یہ اِس لئے ہے کہ تمہارا آزمایا ہوا اِیمان جو آگ سے آزمائے ہوئے فانی سونے سے بھی بہت ہی بیش قیمت ہے یسُوع مسیح کے ظہور کے وقت تعریف اور جلال اور عزت کا باعث ٹھہرے۔''

خُدا کے وہ فرزند جو ابھی تک مدد کا اِنتظار کررہے ہیں اُنہیں یہ ماننا پڑے گا کہ وہ ہمیشہ خُدا کو سمجھ نہیں سکے۔ لیکن وہ اُس پر اِیمان کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

آیئے ہم اپنا اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہمارے حوالہ کے اِلفاظ جو ہمیں اِس سال کے شروع میں ہی بتا دیئے گئے ہیں کیا ہم اُن پر پُورا اُترتے ہیں۔ جہاں سب چیزیں نئی بنا دی گئی ہیں۔

1- ہمارے خاندانوں اور برادری کے بھائی بہنوں کے اندر یکجہتی پیدا کر دی گئی ہے۔

2- دوسروں پر اِلزام نہ لگائیں
(یعقوب 9:5 آیت):

''اَے بھائیو! ایک دوسرے کی شکایت نہ کرو تا کہ تم سزا نہ پاؤ۔ دیکھو منصف دروازہ پر کھڑا ہے۔''
بلکہ ایک دوسرے کے لئے دُعا کرو۔

3- خُدا کی مرضی کے خلاف بغاوت نہ کرو بلکہ یہ جان کر کہ خُدا کبھی غلطی نہیں کرتا اپنے آپ کو اُس کے تابع کر دو۔

4- مسیح کی واپسی ہی اَب زِندگی کا مقصد بن چُکا ہے۔ اور اب ہم زِندگی گزار رہے ہیں صرف اور صرف اِس لئے (لوقا 36:12 آیت):

''اور تم اُن آدمیوں کی مانند بنو جو اپنے مالک کی راہ دیکھتے ہوں کہ وہ شادی میں سے کب لوٹے گا تا کہ جب وہ آ کر دروازہ کھٹکھٹائے تو فوراً اُس کے واسطے کھول دیں۔''

اگر ہم ہر طرح سے کامیاب نہیں ہوئے تو آیئے اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں تا کہ ہم مکمل نئی زِندگی کو حاصل کر سکیں۔ اِس لئے آئیں یسُوع کے نئے حکم کو جاری رکھنے کا اِرادہ کریں۔

یوحنا 34:13 آیت:

’’مَیں تمہیں ایک نیا حُکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو کہ جیسے مَیں
نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔‘‘

آیئے ہم ایک نئی طاقت کے لئے خُداوند کا اِنتظار کریں۔

یسعیاہ 31:40 آیت:

’’لیکن خُداوند کا اِنتظار کرنے والے ازسرِنو زور حاصل کریں گے۔ وہ عقابوں
کی مانند بال و پر سے اُڑیں گے وہ دوڑیں گے اور نہ تھکیں گے۔ وہ چلیں گے اور
ماندہ نہ ہوں۔‘‘

اپنے نئے نام کو مزید عزت دینے کے لئے مکاشفہ 12:3 آیت:

’’جو غالب آئے مَیں اُسے اپنے خُدا کے مقدس میں ایک ستون بناؤں گا۔ وہ پھر
کبھی باہر نہ نکلے گا اور مَیں اپنے خُدا کا نام اور اپنے خُدا کے شہر یعنی اُس نئے یروشلم کا نام
جو میرے خُدا کے پاس سے آسمان سے اُترنے والا ہے اور اپنا نیا نام اُس پر لکھوں گا۔‘‘

تاکہ ہم پہلی قیامت کے دِن اپنے نئے گھر میں خوشی سے داخل ہوں۔

بشپ ایڈون ریاض
کینیڈا

Word of Life — No.40 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: واعظ 1:12 آیت

’’اور اپنی جوانی کے دِنوں میں اپنے خالق کو یاد کر جبکہ بُرے دِن ہنوز نہیں آئے
اور وہ برس نزدیک نہیں ہوئے جن میں تُو کہے گا کہ اِن سے مجھے کچھ خوشی نہیں۔‘‘

واعظ کی کتاب جسے سلیمان بادشاہ نے لکھا اُس کے آخری باب میں ہمیں یاد دِلایا جاتا ہے کہ:

بنی اِسرائیل کے لئے یہ بہت اہم کتاب تھی کیونکہ اِسے ایک طومار پر لکھا گیا تھا اور ہر سال عید تختیاں کے موقع پر اِس کو اور خاص طور پر آخری باب کو پڑھا جاتا تھا۔ ہر روز کاہن بار بار آخری باب کو پڑھتے تھے کیونکہ اِس میں زندگی کی بے ثباتی

اور خُدا کی برکتوں کے لئے اُس پر اِنحصار پر زور دیا جاتا تھا۔ کیونکہ اِس کے آخر میں جیسا کہ وہاں لکھا ہے کہ آخر خاک خاک سے جا ملے گی جیسے کہ آگے ملی ہوئی تھی۔ لیکن رُوح خُدا کے پاس واپس چلی جائے گی۔ یہ ضروری تھا کہ اُنہیں یاد دِلایا جائے کہ وہ خُدا پر اِیمان رکھیں اور اُس پر مکمل طور پر بھروسہ رکھیں۔ خاص طور پر آج ہم فضل کے زمانہ میں رہتے ہیں اور ہمارے سامنے اُس زمانے کے لوگوں کے مقابلے میں بہت بڑی اُمید ہے۔ ہمارے پاس فضل کی بہت بڑی برکت ہے جس سے ہم خُدا کے ساتھ ملاپ کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ ملاپ بے مقصد ہو گا اگر ہم خُدا کے حُکموں سے جُدا ہو جائیں یہ سمجھے بغیر کہ آخرکار نتیجہ وہی رہے گا۔ ہم پر زِندگی میں اُس طرح عدالت نہیں ہوتی جس طرح اُن کی ہوتی تھی۔ لیکن عدالت کا دِن تو آنے والا ہے جب خُداوند واپس آئے گا۔ جب وہ بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا کرے گا اور ضرورت ہے کہ ہم اُس کے لئے تیار رہیں۔

پہلے چند اِلفاظ آج ہمارے لئے بہت اہم ہیں جس طرح کہ دُنیا میں ہو رہا ہے اور ہم اُس کے اعدادوشمار کو دیکھ رہے ہیں۔ پیغام یہ تھا کہ ''اپنی جوانی کے دِنوں میں اپنے خالق کو یاد کر۔'' اِس میں یہ نہیں کہا گیا کہ خُدا کو دُنیا کے خالق کی حیثیت سے یاد کر، اور جو کچھ اُس میں ہے یاد کر۔ خاص طور پر لوگوں کو یہ یاد دِلایا جاتا ہے کہ تُو اپنے خالق کو یاد کر، یعنی آدم کی خُدا سے تخلیق اور عورت کی مرد سے تخلیق یہ یادگاری ہمیشہ ہمارے اِیمان کی بُنیاد ہونی چاہیے۔

اگر ہم اِس کو قبول نہیں کرتے کہ خُدا نے ہمیں بنایا ہے تو پھر اِس کے خلاف جو کچھ کہا جا سکتا ہے وہ سب کچھ آسانی سے ہو جائے گا۔ نوجوانوں کے لئے اِس میں خاص طور پر ایک پیغام ہے کہ وہ ہر وقت یاد رکھیں اور جوانی میں اپنے خالق کو یاد کریں کیونکہ اُس کے بعد دُنیا میں سب کچھ تکلیف اور تاریکی کا بدی اور بُرائی کا وقت ہو گا۔ آج ہم دُنیا میں اِس کو واقع ہوتا دیکھتے ہیں۔ ہم ایسی تحریکوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے خالق کو بھول جائیں اور دوسرے نظریات کی طرف دیکھیں کہ وہ کس طرح اور کیسے وجود میں آئے۔ اور پھر اِس سے بھی زیادہ اہم وہ اپنے حقوق کے لئے لڑیں اور یہ سب کچھ خالق خُدا کا حوالہ دیئے بغیر۔ اعدادوشمار کے حوالہ سے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نوجوان لوگ جو یونیورسٹی میں پڑھنے کے لئے داخل ہوتے ہیں پہلے تو وہ خالق خُدا اور مسیحی اقدار و اخلاقیات پر اِیمان رکھتے ہیں لیکن افسوس جو یونیورسٹی سے فارغ ہوتے ہیں خُدا پر اِیمان رکھنے والوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ اُن کو یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ وہ خالق خُدا وغیرہ وغیرہ کو بھول جائیں۔ یعنی وہ خُدا کے حُکموں کو ماننے کے کاروبار کو بھول جائیں کیونکہ اَب وہ ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں وہ اپنا ذہن خود بنا سکتے ہیں۔ بہت سے تو مُنکر ہو جاتے ہیں اور بہت سے دہریے۔

اِس کا تعلق اِس بات سے ہے کہ وہ جوانی کے دِنوں سے ہی خالق خُدا کو بھول چُکے ہیں۔

ایک نوجوان کی کیمپ میں ایک ڈاکٹر نے ویڈیو فلم دِکھائی جو کہ اَب دُنیا کے اِردگرد جا چُکا ہے۔ وہ یونیورسٹی میں پڑھاتا اور بات چیت کرتا ہے اور نوجوانوں کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ اپنی زِندگیوں میں اپنے خالق کو نہ بھُولیں۔ وہ خود اپنی کہانی سُناتا ہے وہ بتاتا ہے کہ اُس کی پرورش مسیحی خاندان میں ہوئی۔ وہ یونیورسٹی میں گیا اور وہ اِن سب کچھ چیزوں پر اِیمان رکھتا تھا

لیکن تین سال کے اندر اُس نے خُدا کو خالق ماننا چھوڑ دیا کیونکہ اُس پر بہت زیادہ اثر ہو چُکا تھا۔ وہ ڈاکٹر بن گیا اور وہ ایک مریض کو دیکھنے کے لئے سفر کر رہا تھا کہ اُس کی گاڑی کا خوف ناک حادثہ ہو گیا۔ اور اُس کو دو سال تک ہسپتال رہنا پڑا۔

اُس کے جسم کے سارے حصوں کو دُوبارہ بنانا پڑا۔ اَب اُس کو ہڈیوں کے اعضا لگائے جا رہے تھے۔ جب بہت زیادہ ہو گئے تو اُس نے سرجن ڈاکٹر سے کہا تم ہمیشہ مجھے کیوں بار بار کھول دیتے ہو، اور میری پسلیوں کی ہڈیاں نکال لیتے ہو؟ اِس طرح بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اُنھوں نے اُسے کہا تمہارے جسم کی ساری ہڈیوں میں صرف یہی ایک ہڈی ہے جو خود اپنی کوشش سے بڑھنا شروع کرے گی۔

وہ بستر پر لیٹا ہوا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اُس نے ایسا پہلے بھی کہیں سُنا تھا۔ اُس کا ذہن فوراً اُس وقت کی طرف چلا گیا جب کہ وہ نوجوان شخص تھا۔ اُس نے خُدا کے کلام میں سے سُنا تھا، یعنی پیدائش کی کتاب جہاں اُسے یاد آیا کہ خُدا نے آدم کے پیٹ کو کھولا اور ایک ہڈی پسلی میں سے نکال لی اور اُس کو بند کر دیا اور یہ دُوبارہ بڑھ گئی۔ اُس میں سے اُس نے ایک عورت بنائی۔ کیونکہ اُس نے اُس کے بیج کو بڑھنے دیا۔ تب اُسے جوانی کا یاد آیا کہ اُس کو کس نے بڑھنے دیا۔ وہ خالق خُدا تھا۔ چنانچہ اُس کو اچانک یاد آ گیا کہ سچائی کیا ہے۔ اُس نے اُس وقت سے ہی اِس کو قبول کیا اور کہا کہ اگر خُدا نے اُسے ہمت دی اور حرکت میں لے آیا تو وہ اپنے نوجوان لوگوں کو یہ کہے گا کہ وہ کبھی بھی اپنے اُس خالق کو نہ بھُولیں جس کے متعلق اُنھوں نے اپنی نوجوانی میں سیکھا تھا۔

یہاں ہم ایک ضرورت کو دیکھتے ہیں۔ خاص طور پر والدین، رشتہ دار اور چرچ کہ وہ اپنے بچوں کے دِل میں بڑے گہرے طور پر اِس چیز کو ڈالیں جیسا کہ ہم نے پیدائش کی کتاب میں پڑھا ہے۔ خُدا نے دُنیا کو پیدا کیا اور اُس سے بھی زیادہ اہم کہ اُس نے بنی نوع اِنسان کو زمین کی مٹّی سے پیدا کیا اور خُدا نے اُس کے نتھنوں میں زِندگی کا دَم پھونکا تو پھر اِنسان جیتی جان ہوا۔

عبرانیوں 3:11 آیت:

’’اِیمان ہی سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ عالم خُدا کے کہنے سے بنے ہیں۔ یہ نہیں کہ جو کچھ نظر آتا ہے ظاہری چیزوں سے بنا ہو۔‘‘

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ